بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (القرآن)

ظالم ابھی ہے فرصت توبہ، نہ دیر کر
وہ بھی گرا نہیں جو گرا اور سنبھل گیا

اَلْفِتْنَةُ الْجَدِیْدَة

فتنہ طاہریہ کی حقیقت کا انکشاف

علامہ مولانا محمد بشیر القادری برکاتی رضوی
خطیب جامع مسجد غوثیہ، لسبیلہ ھاؤس، کراچی ۵

نام کتاب ______ الفتنۃ الجدیدہ
مصنف ______ مولانا علامہ محمد بشیر القادری
ناشر ______ محمد عمر قادری
تعداد ______ ۵۰۰۰ ہزار
تاریخ ______
معاونین ______ محمد اقبال قادری، عبدالعزیز قادری
ماسٹر حاجی عبدالغنی
قیمت ______ ۸ روپے

ملنے کے پتے

نمبر۱ - محمد عمر قادری
بیگ پور تحصیل ضلع قصور
ڈاک خانہ ڈھنگ شاہ
پوسٹ کوڈ نمبر 55011

نمبر۲ - دارالعلوم حنفیہ قصور کوٹ اعظم خان

فہرست مضامین

حج کی فرضیت وغیرہ جیسے معتقدات اور اعمال پر یکساں ایمان رکھتے ہیں اور اگر کہیں کوئی اختلاف ہے تو صرف فروعی حد تک اور وہ بھی ان کی علمی تفصیلات اور کلامی شروحات متعین کرنے میں ہے اس سے عقائد اسلام کی بنیادوں پر کوئی اثر نہیں پڑھتا۔
(فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے ص۵۹)

لیکن ارباب فہم پر ظاہر ہوگا کہ یہ عبارت کسی تبصرہ کی محتاج نہیں ہے۔ جس انداز سے اس عبارت میں گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے منکر ضروریات دین کی چاپلوسی اور خوش آمدید کی گئی ہے یہ ایک عالم دین تو کیا کسی ادنیٰ سے ادنیٰ باغیرت مسلمان سے بھی اس کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ کیونکہ ان فرقوں کے بارے میں تو سرکار مدینہ سرور قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً — تمام کے تمام جہنم میں جائیں گے مگر ایک جنت میں۔

لیکن طاہر القادری صاحب کے نزدیک عقائد سب کے ایک ہیں جس سے اسلام کی بنیادوں پر کوئی اثر نہیں پڑھتا۔ اس کا عقیدہ ہے کہ تکذیب نصوص قطعی اور تنقیص رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور انکار قرآن مجید اگر کوئی کرتا بھی ہے تو پھر بھی اسلام کی بنیادوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یعنی جو عین کفر ہے وہ طاہر القادری کے نزدیک عین اسلام ہے۔ کیونکہ جو شرم وحیا کا جامہ اتار دے إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ فارسی کا مقولہ ہے "بے حیا باش ہرچہ خواہی کن" جو اپنی شلوار اتار کر سر پر رکھ لے ایسے شخص پر دوسری تمام حیا کی چیزوں کا پایا جانا ممکن ہی نہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ایسی بدعقیدگی سے ہر مسلمان کو محفوظ فرمائے (آمین)

عزیزان گرامی! اس جگہ پر ہم یہ بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ اس کے عقیدے کے ساتھ اعلیحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فتویٰ درج کر دیا جائے۔

طاہر القادری کا عقیدہ

طاہر القادری صاحب کا عقیدہ ہے کہ سنی، وہابی دیو بندی، شیعہ وغیرہم کے درمیان کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے۔ ان تمام مسالک ومکاتیب فکر کے درمیان جو اختلافات ہیں فقط فروعی ہیں۔ یعنی اس کے نزدیک سُنی، وہابی، دیو بندی اور شیعہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب "فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے کے ص۶۵ پر"۔ بحمدہٖ تعالیٰ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتیب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہیں جن کی نوعیت تعبیری وتشریحی ہے۔ اس لیے تبلیغی امور میں بنیادی عقائد کے دائرہ کو چھوڑ کر فروعات وجزئیات میں الجھ جانا اور ان کی بنیاد پر دوسرے مسالک کو تنقید تفسیق کا نشانہ بنانا کسی طرح دانشمندی اور قرین انصاف نہیں۔

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ جن کا نام ہر وقت جناب طاہر القادری کی زبان پر جاری رہتا ہے اب ان کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں شاید ہوش میں آجائے لیکن جس کو دینار ودرہم، اپنی تشہیر اور اغواء خلق کا نشہ ہو اس کا ہوش میں آنا بہت مشکل ہے۔

اعلیحضرت عظیم البرکت کا فتویٰ

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید قوم سادات سنتے ہے اور امامت بھی کرتا ہے اور وہابیہ، شیعہ، دیو بندیہ اور اہلسنت کو یکساں سمجھتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص۲۹۲)

الجواب: جو شخص وہابیہ، دیوبندیہ، شیعہ اور اہلسنت کو یکساں سمجھتا ہے اس قدر اس کے خارج از اسلام ہونے میں بہت شبہ ہے، اس کے پیچھے نماز باطل ہے جیسے کسی ہندو یا نصرانی کے پیچھے جمعہ۔ فتح القدیر میں ہے روی محمد عن ابی حنیفۃ و ابی یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان الصلوٰۃ خلف اھل الاھواء لا یجوز واللہ اعلم۔

معلوم ہوا کہ جناب طاہر القادری کا عقیدہ اہلسنت سے مختلف ہے۔ اگر موافق ہوتا تو طاہر القادری اس طرح نہ لکھتے۔ آگے فیصلہ کرنا قارئین کرام کا کام ہے کہ کہاں تک انصاف ہوگا کہ جان بوجھ کر گمراہی میں گرنا جناب یہ آپ کا خیال باطل اور طمع خام ہے جس کو اہلسنت خوب جانتے ہیں۔ پھر شرم کا مقام ہے تیرے لیے، کس زبان سے تُو نے کہا کہ میرے اور اعلیحضرت کے نظریات اور عقائد میں سوئی کے ناکے کے برابر بھی فرق نہیں۔

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

شیطان انسان کا بھیڑیا ہے

عن معاذ بن جبل قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان الشیطان ذئب الانسان کذئب الغنم یاخذ الشاۃ والقاصیۃ والناحیۃ وایاکم والشعاب وعلیکم بالجماعۃ والعامۃ۔ رواہ احمد مشکوٰۃ شریف جلد ۱ ص ۳۱

فرمان رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
(ترجمہ مولانا احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ)

روایت ہے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ علیہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شیطان آدمی کا بھیڑیا ہے جیسے بکریوں کا بھیڑیا الگ اور دور کنارے والی کو پکڑتا ہے۔ تم گھاٹیوں سے بچو، جماعت المسلمین اور عوام کو لازم پکڑو۔ (الحدیث)

(روایت کیا احمد مشکوٰۃ شریف جلد ۱ ص ۳۱)

دوسری حدیث پاک میں ارشاد فرمایا:

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم من فارق الجماعۃ شبرا فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جو جماعت سے بالشت بھر بھی بچھڑا اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن پر سے اتار دی۔

شاۃ وہ بکری ہے جو اپنی ہم جنسوں سے متنفر ہو کر گلے سے دور رہے۔

قاصیۃ وہ بکری ہے جو متنفر تو نہ ہو مگر چرنے کے لیے ریوڑ سے الگ ہو جائے

ناحیۃ وہ بکری ہے جو ریوڑ سے الگ تو نہ ہو مگر کنارے کنارے چلے۔ خلاصہ یہ ہے کہ دنیا ایک جنگل ہے جس میں ہم لوگ مثل بکریوں کے ہیں۔ شیطان بھیڑیا ہے جو ہر وقت ہماری تاک میں ہے۔ جو جماعت مسلمین سے الگ رہا وہ شیطان کے شکار میں آگیا۔

شعاب۔ شعبۃ کی جمع ہے۔ دو پہاڑوں کے درمیان تنگ راستے کو شعبہ کہتے ہیں جہاں کیڑوں، مکوڑوں، ڈاکوؤں بلکہ جنات کا بھی خطرہ رہتا ہے۔ اس سے مسلمانوں کے وہ فرقے مراد ہیں جو اہلسنت و جماعت کے خلاف ہیں جن کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گمراہ کہا ہے۔

والعامۃ: یعنی وہ عقائد اختیار کرلو جو عامۃ المسلمین کے ہوں یعنی جو ایک ساعت کے لیے بھی اہلسنت و جماعت کے عقیدے سے الگ ہوا یا کسی معمولی عقیدے میں بھی ان کا مخالف ہوا تو آئندہ اس کے اسلام کا خطرہ ہے۔ بکری وہی محفوظ رہتی ہے جو میخ سے بندھی رہی، مالک کی قید سے آزاد ہونا بکری کی ہلاکت ہے۔ مسلمانوں کی جماعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسی ہے جس سے ہر سنی بندھا ہوا ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ فرض کا انکار ہی خطرناک

گستاخانِ رسول وصحابہ پر پردہ ڈالتے ہوئے ان کے نام تو کیا اُن کے فرقوں کے نام بھی اپنے جواب میں لکھنا گوارہ نہیں کیے۔ ایک طرف اپنے جواب میں لکھتا ہے کہ ہم گستاخانِ رسول وصحابہ کرام کو مسلمان نہیں سمجھتے اور دوسری طرف لکھتا ہے کہ مسلمانوں کے تمام فرقوں میں اصولی اختلافات موجود نہیں ہیں۔ پس یہی چالاکی ہے کہ جواب دیا ہے کہ گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و گستاخِ صحابہ ہوں ہم ان کے پیچھے نماز تو کیا ہم ان کو مسلمان ہی نہیں سمجھتے۔ اس طرح تو کمزور سے کمزور علم والا بھی کہتا ہے کہ ہم گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز تو کیا ہم ان کو مسلمان ہی نہیں سمجھتے۔ بلکہ دیو بندی، وہابی اور شیعہ خود کہتے ہیں کہ ہم گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و گستاخِ صحابہ کو کافر سمجھتے ہیں مگر ساتھ ساتھ گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تائید بھی کرتے ہیں کہ یہ کوئی گستاخیاں نہیں ہیں یعنی کہ کفر کو اسلام قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح اگر آپ نے بھی لکھ دیا تو کیا ہوا کہ جو شخص مدینہ کے گلی کوچوں کی اور وہاں کی خاک کی بھی بے ادبی کرتا ہے تو اس طور پر بھی اہانت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور میرے نزدیک وہ شخص صاحبِ ایمان نہیں ہے اور دوسری طرف ان کو مرکز میں مدعو کر کے ان کے لیے دعائیں کرنا اور ان کے ساتھ نمازیں پڑھنا، کیا اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوب نے ارشاد نہیں فرمایا کہ:

وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ ۔ اور نہ انکی نماز جنازہ پڑھو اور نہ انکے ساتھ نماز پڑھو

کیا اس آیۃ کریمہ اور حدیثِ مبارکہ کے برعکس عقیدہ نہیں ہے کہ آپ ان کے مُردوں کے لیے دعائیں بھی کرتے ہیں اور ابھی تک ان کے ساتھ فرض نمازیں بھی ادا کر رہے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ ۔	بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ پیو اور ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ اور ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو۔

لیکن آج حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے خلاف آپ عمل کر رہے ہیں۔ اس کے متعلق اعلیحضرت عظیم البرکت کا فتویٰ بھی درج کر دینا مناسب سمجھتا ہوں جن کا نام ہمیشہ آپ کی زبان پر رہتا ہے

اعلیحضرت عظیم البرکت کا فتویٰ

فتاویٰ رضویہ جلد نمبر پنجم صفحہ ۱۴۹، آپ فرماتے ہیں کہ بدمذہبوں سے مجالست، مواکلت، مناکحت ناجائز ہے۔ آگے فرماتے ہیں۔ سنیئو! اگر تم سُنی ہو تو سنو۔ حدیث پاک میں ہے کہ حضرت ابو عمامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اصحاب البدع کلاب اھل النار — بدمذہبی والے جہنمیوں کے کتے ہیں

امام دارقطنی کی روایت یوں ہے

حدثنا القاضی الحسین بن اسماعیل نا محمد بن عبد اللہ المخرمی نا اسماعیل بن ابان نا حفص بن غیاث عن الاعمش عن ابی طالب عن ابی عمامہ رضی اللہ عنھم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اھل البدع کلاب اھل النار ۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بدمذہب لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں۔

ابو نعیم حلیہ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اھل البدع شر الخلق والخلیقۃ بدمذہب لوگ سب آدمیوں و جانوروں سے بدتر ہیں۔
علامہ مناوی نے تیسیر میں فرمایا الخلق الناس والخلیقۃ البھائم لاجرم ۔ حدیث شریف میں ان کی مناکحت سے ممانعت فرمائی۔ عقیل وابن حبان حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

لَا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تواکلوھم ولا تناکحوھم ۔ بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو اور نہ ان سے شادی بیاہ کرو۔

معلوم ہوا کہ جو بدمذہبوں کے ساتھ نماز روزہ یا کسی بھی قسم کے معاملات نیکی سمجھ کر رکھے اور ان کو مسلمان جانے تو وہ بھی ان کتوں میں ایک کتا اور جہنمی ہے اور مسلمانوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایسا آدمی قیامت کے دن ذلیل وخوار ہوگا جو دعویدار دین کا ہو اور طاقت بنے گستاخانِ رسول کی، یہ توان کے عزم کو اور تقویت پہنچانا ہے۔ پس یہ بھی کفر ہوا۔

اعلیحضرت کا فتویٰ "وہ جو جماعت حنفی سے مزدور ہیں کہ ان کے عقائد باطلہ تکذیب خدا اور توہین رسول کے باعث ان کی نماز ہی نہیں جو جماعت میں ان کا کھڑا ہونا بالکل ایسا ہے کہ ایک شخص بے نماز بیچ میں داخل ہے، اس سے قطع صف ہوگی اور صف کا قطع کرنا حرام ہے۔

حدیث شریف میں ہے من وصل صفًا وصلہ اللہ ومن قطع صفًا قطعہ اللہ ۔ حدیث میں حکم فرمایا کہ نمازیں خوب مل کر کھڑے ہو کہ بیچ میں شیطان داخل نہ ہو۔ یہاں آنکھوں دیکھا شیطان صف میں داخل ہے۔ یہ جائز نہیں تو بشرط قدرت اسے ہرگز اپنی جماعت میں نہ شامل ہونے دیں اور جو مجبور ہے معذور ہے۔"

جناب پروفیسر صاحب! آپ کا تو یہ حال ہے کہ بدمذہبوں کو مدعو کر کے صف میں کھڑا کرتے ہیں اور محض اعلیحضرت کا نام تو فقط اپنی تشہیر کے لیے لیتے ہو ورنہ اعلیحضرت کا مسلک اور آپ کے مسلک کا فرق بہت زیادہ ہے۔ منہ سے کہہ دینا کہ میرے مسلک اور اعلیحضرت کے مسلک میں سوئی کے ناکے کے جتنا بھی فرق نہیں ہے، محض غلطی ہے۔ یہاں تو زمین آسمان سے بھی زیادہ فرق ہے۔ ایسی حرام خوری اور بدعقیدگی سے امام اہلسنت پاک ہیں۔

چالاکی نمبر ۴ اس عبارت کے متعلق نماز میں ہاتھ چھوڑنا یا باندھنا اسلام کے واجبات میں سے نہیں اہم چیز قیام ہے۔ میں قیام میں اقتداء کر رہا ہوں امام چاہے کوئی بھی ہو۔ امام جب قیام کرے، سجود کرے، قعود کرے، سلام کرے تو مقتدی بھی وہی کچھ کرے۔ یہاں یہ ضروری نہیں کہ امام نے ہاتھ چھوڑ رکھے ہیں اور مقتدی ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتا ہے یا ہاتھ چھوڑ کرے۔

اس عبارت کے متعلق جواب دیتے ہوئے پروفیسر صاحب نے جان چھڑانے کے لیے یہ چالاکی کھیلی کہ اہلسنت کے مذاہب اربعہ میں سے اس وقت مذہب مالکی کے علماء متاخرین ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں مگر بدستور اہلسنت وجماعت ہیں۔ اسی طرح حنفی، شافعی، حنبلی بلاشبہ اہلسنت وجماعت ہیں تو اس حال میں بے شک امام نے ارسال الیدین کیا ہے کیونکہ ان کی اقتداء میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اب اس کے بارے میں ضروری ہے کہ اعلیحضرت کا فتویٰ تحریر کیا جائے کیونکہ ان کا نام تیرا وردِ زبان ہے۔

اعلیحضرت امام اہلسنت کا فتویٰ فتاوی رضویہ جلد سوئم صـ۱۷۷ "مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماء دین اس

مسئلہ میں کہ اگر امام شافعی المذہب ہو اور مقتدی حنفی تو ان امور میں جو حنفی کو جائز نہیں جیسے آمین بالجہر کہنا، رفع یدین اور قومہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا امام کی متابعت کرے یا نہ کرے اور ایسے مقتدی شافعی المذہب کو اپنے مذہب کے خلاف امور میں امام حنفی المذہب کی متابعت چاہیے یا نہیں، اور اگر متابعت کرے تو اس کی نماز کا کیا حال بینوا توجروا؟

الجواب: حنفی جب دوسرے مذہب والے کی اقتداء کرے جہاں اس کی اقتداء جائز ہو کہ امام اگر ایسے کسی امر کا مرتکب ہو جو ہمارے مذہب میں ناقض طہارت یا مفسدِ نماز ہے۔ جیسے آبِ قلیل متنجس یا مستعمل سے طہارت یا چوتھائی سر سے کم کا مسح یا خون فصد درہم دے وغیرہا نجاسات غیر سبیلین پر وضو نہ کرنا قدرِ درہم سے زائد منی آلود کپڑے سے نماز پڑھنا یا صاحب ترتیب ہو کر باوصف یاد فائتہ وسعت بے قضاء فائتہ نماز وقتی شروع کر دینا یا کوئی فرض ایک بار پڑھ کر پھر اسی نماز میں امام ہو جانا تو ایسی حالت میں تو حنفی کو سرے سے اس کی اقتداء جائز نہیں اور اس کے پیچھے نماز محض باطل کما نص علیہ فی عامۃ کتب المذہب بل فی الغنیۃ اما الاقتداء بالمخالف فی الفروع کالشافعی فیجوز ما لم یعلم منہ ما یفسد الصلوۃ علی اعتقاد المقتدی علیہ الاجماع انما اختلف فی الکراھۃ۔ غرض جب وہ ایسے امور سے بری ہو اور اس کی اقتداء صحیح ہو اس وقت بھی ان باتوں میں اس کی متابعت نہ کرے جو اپنے مذہب میں یقیناً ناجائز اور نامشروع قرار پا چکی ہیں۔ اگر متابعت کرے گا تو اس کی نماز مشروع کی مقدار کراہت پر مکروہ تحریمی یا تنزیہی ہوگی، کہ پیروی مشروع میں ہے نہ کہ غیر مشروع میں۔ ردالمحتار میں ہے تکون المتابعۃ غیر جائزۃ اذا کانت فی فعل بدعۃ او منسوخ او مالا تعلق لہ بالصلوۃ

یہ بحر خزائن الاسرار پھر حاشیہ شامی میں ہے انما یتبعہ فی المشروع دون غیرہ مجمع الانہر و۔ حاشیہ طحطاویہ میں ہے ما کان مشروعا یتابعہ فیہ وما کان غیر مشروع لا۔ اس طرح ترک سنت میں امام کی پیروی نہیں، بلکہ موجب اساءت وکراہت ہے اگر وہ چھوڑے مقتدی بجا لائے جبکہ اس کی بجا آوری سے کسی واجب فعل میں امام کی متابعت نہ چھوٹے۔ لہٰذا علماء فرماتے ہیں اگر امام وقت تحریمہ رفع یدین یا تسبیح رکوع وسجود یا تکبیر انتقال یا ذکر قومہ ترک کرتا ہے تو مقتدی نہ چھوڑے کما نص علیہ فی نظم الزندویسی و الخانیۃ والخلاصۃ والبدائع والھندیۃ وخزانۃ المفتیین وفتح القدیر والغنیۃ والدر المختار وحاشیۃ للعلامۃ شرنبلالی وغیرھا، نص البدائع ملخصا متبعہ الشامی اذا ترک الامام اتی بہا المأموم رفع الیدین فی التحریمۃ وتکبیرۃ الرکوع او السجود والتسبیح فیہا والتسمیع الخ یونہی تکبیرات عیدین فی رفع یدین فی الدرر رفع یدین فی القنوت وان لم یر امامہ ذالک الخ اگر رکوع وسجود میں ایک ہی تسبیح کہہ کر سر اٹھائے تو مقتدی بھی چار سنت تثلیث نہ کرے ورنہ قومہ جلسہ کی متابعت میں خلل آئے گا ھو الصحیح کما فی الخانیۃ والخلاصۃ و الخزانۃ والوجیز والفتح القدیر وغیرھا والاسفار غیرھا انظر البدائیۃ مما یبتنی علی لزوم المتابعۃ والامکان انہ لو رفع الامام راسہ من الرکوع او قبل یتم المأموم التسبیحات الثلث وجب متابعۃ۔

شرح منیہ علامہ ابراہیم حلبی و حاشیہ سید ابن عابدین میں ہے:

"الاصل عدم وجوب المتابعۃ فی السنن فعلاً فکذا ترکاً و

تقدس رضویہ حضرت مولانا مفتی تقدس علیخان علیہ الرحمۃ

کا جواب الجواب جس نے پروفیسر صاحب کو لاجواب کر دیا۔

جناب پروفیسر طاہر القادری صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ! آپ کا تفصیلی خط مجھے ایسے وقت ملا جب میں حرمین طیبین اور بغداد شریف کی حاضری کے لئے پا برکاب تھا وہاں سے تقریباً ایک ماہ بعد واپس آیا تو آپ کے جواب کی روشنی میں دوبارہ خط لکھنا مناسب سمجھا کیونکہ آپ کے اس جواب سے تو متعلقین کے خدشات اور پختہ ہو رہے ہیں۔ جہاں تک تنقید کی بات ہے اگر اس میں حقیقت ہو تو اسے مان لینا چاہیے، یہ وسیع الظرفی اور پختہ علمی کی علامت ہے، صرف اپنی ہی بات پر اڑ جانے سے تو فرقوں نے جنم لیا ہے۔

آپ کی ذہانت اور مقبولیت کی بڑی خوشی ہوتی اگر اکابرین امت سے آپ کے خیالات نہ ٹکراتے اس خط میں آپ ایک مقام پر گستاخان رسول کے متعلق کفر وارتداد کے فتویٰ دے رہے ہیں اور دوسری جگہ ان کو علی التحقیق مسلمان بھی تصور کر رہے ہیں! آپ ذرا وضاحت کریں کہ آپ کے نزدیک کون لوگ گستاخ رسول ہیں اور ان مکاتب فکر کی بھی نشان دہی کریں جو آپ کے نزدیک علی التحقیق مسلمان ہیں اور کیا مندرجہ ذیل عبارتیں گستاخی ہیں کہ نہیں۔

مولوی اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں لکھا کہ: جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار، سو ان معنوں کر ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے یعنی انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی"۔ نیز لکھا کہ، ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کے شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ مولوی قاسم نانوتوی تحذیر الناس میں لکھتے ہیں۔ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائے کہ آپ کے معاصر کسی اور زمین یا فرض کیجیے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے" مولوی خلیل احمد نے براہین قاطعہ میں لکھا ہے کہ، الحاصل غور کرنا چاہیے

کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے"۔ مولوی اشرف علی نے حفظ الایمان میں لکھا۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے"۔

مولوی اسماعیل دہلوی اپنی مرتبہ کتاب صراط مستقیم میں لکھا ہے کہ نماز میں پیر اور اس کے مانند اور بزرگوں کی طرف خیال لے جانا اگرچہ جناب رسالتمآب ہوں کتنے ہی درجہ اپنے بیل اور گدھے کے تصور میں ڈوب جانے سے بدتر ہے (ترجمہ فارسی) اسی طرح قرآن پاک کو نامکمل کہنا جبرائیل امین کو غلطی کا مرتکب بتانا۔ خلیفہ اول کی خلافت کو غلط تصور کرنا۔ صحابہ کرام خصوصاً شیخین پر سب وشتم کرنا گستاخی ہے کہ نہیں؟ آپ جس اختلاف کو فروعی اور معمولی سمجھ رہے ہیں ذرا اس کی نوعیت اور سنگینی کو دیکھیں جو بات کفر وارتداد تک پہنچ جائے وہ معمولی نہیں ہو سکتی۔ آپ نے غلط فہمی پیدا کرنے والی عبارت کو اس کتاب سے نکلوانے کا وعدہ کیا اور ہم بھی یہی چاہتے ہیں مگر دیدہ وشنیدہ کے غیر ذمہ دار صحافیوں پر آپ نے کیا قدم اٹھایا اور ان کے متعلق کونسی قانونی چارہ جوئی کی صرف مرکز پر رسالہ فروخت نہ کرنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ اخبارات اور رسائل میں آپ کے انٹرویوز اور تقاریر اگر کبھی غلط رنگ سے چھپ جائیں تو فوری طور اس کے متعلق تردیدی بیان دیا کریں اسی طرح نا کردہ گناہ اور عوام وخواص کی غلط فہمی خود بخود ختم ہو جائے گی۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ کا کسی فرقہ سے تعلق نہیں یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ بڑے فرقے تو اللہ جل شانہ، آپ کو بچائے کیا اچھے فرقے سے بھی آپ کو نفرت ہے؟ واضح ہو کہ امت میں فرقہ بندی موجود ہے۔ ارشاد گرامی ہے کہ: وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ " کسی موجود کا انکار کرنا ایسا ہی ہے جیسا دن کے وقت سورج کا انکار کرنا اور جس فرقہ بندی سے امت کی تباہی اور بعض فرقوں کی تکفیر تک نوبت آئی یہ ساری دنیا میں اور ہمارے پاکستان اور ہندوستان میں

متعارف فرقہ بندی ہے لیکن بعض باتیں ایسی بھی ہوگی ہیں جن میں اختلاف کا ہونا نہ افتراق امت کا سبب بنا نہ اس کی وجہ سے فساد ہوا اور نہ ہی مسلمان اس کو فرقہ بندی شمار کرتے ہیں اور یہ اختلاف، اختلاف امتی رحمۃ کا مظہر ہے ۔ آپ نے بھی اپنی کتاب میں ایسی گروہ بندی کو مستحسن قرار دیا ہے اور یہ وجہ لکھی ہے۔ ایسے اختلافات کی وجہ سے زیادہ تحقیق کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، جیسے کہ اس کی مثال شریعت میں حنفیت شافعیت، مالکیت اور حنبلیت ہے اور طریقت میں قادریت، چشتیت، نقشبندیت اور سہروردیت ہے یہ فروعی اختلافات کہلاتے ہیں، ان کی وجہ سے نہ کہیں فساد ہوتا ہے نہ کوئی ایک دوسرے کو برا بھلا کہتا ہے اور نہ ہی اس کے متعلق کسی مسلمان کے ذہن میں فرقہ بندی کا تصور ہے۔ اصل فرقہ بندی عقائد میں اختلاف اور اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام اور خصوصاً حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام خصوصاً خلفاء راشدین اور ائمہ مجتہدین کی توہین و تنقیص کی وجہ سے پیدا ہوئی اور اسی نے مسلمانوں کی جمعیت کو منتشر کر دیا۔ ان میں سے ایک فرقہ شیعہ ہے جو کلام اللہ کو محفوظ و مکمل نہیں مانتا، جبرائیل امین کو غلطی کا مرتکب قرار دیتے ہیں کہ اس نے وحی پہنچانے میں غلطی کی تھی۔ خلفاء ثلاثہ خاص طور پر شیخین کو سب و شتم کرنا اور ان پر تبرا کرنا اپنا شعار بنایا ہوا ہے۔ مزید ان کے عقائد کی تفصیل انکی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔

سب سے زیادہ تفریق بین المومنین اور مسلمانوں کی جمعیت کو تباہ کرنے والا دوسرا فرقہ وہابیہ ہے جو کہ بعد میں دیوبندیت کے نام سے مشہور ہوا۔ جس کی اطلاع پہلے سے دی گئی اور اس کے پیدا ہونے کی جگہ بھی بیان فرما دی تھی۔ ھناك الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطن۔ چنانچہ اس فرمان کے مطابق ابن عبدالوہاب نجد میں پیدا ہوا اس نے ایک نیا مذہب ایجاد کیا جس کی بنیاد توہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو کافر و مشرک کہنے پر رکھی۔ اس نے جو کتاب بنام کتاب التوحید لکھی تھی اس میں کفر و شرک کی اتنی بھر مار ہے کہ آج دنیا میں شاید ہی کوئی مسلمان ان کے اس حکم شرک و کفر سے بچا ہو۔ ان کے متعلق فتاویٰ رشیدیہ میں لکھا۔

ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے۔ ہندوستان میں وہابیت کے معلم اول مولوی اسماعیل دہلوی حج کر گئے اور وہ کتاب التوحید وہاں سے لائے، اکثر جگہ بعینہٖ اس کا ترجمہ کر کے اور اپنی طرف سے حاشیہ بڑھا کر ایک کتاب لکھی جس کا نام تقویۃ الایمان رکھا۔ اسے دیوبندی اپنے عقائد کی اساس قرار دیتے ہیں۔ فتاویٰ رشیدیہ میں ہے کہ: "تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے"۔ مولوی مودودی نے اپنی کتاب "تجدید و احیاء دین" میں مولوی اسماعیل کو مجدد ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ تقویۃ الایمان اور اس کے مصنف کی تعریف و توصیف کرنے والے سب اسی فرقہ کے نمائندے ہیں، غیر مقلد، دیوبندی اور مودودی اسی وہابیت کی مختلف شاخیں ہیں انہوں نے وہابیت کے بدنام ہونے کی وجہ سے اپنے نام بدل لئے ہیں مگر عقیدے وہی اختیار کئے ہوئے ہیں۔

اسے کہتے ہیں فرقہ بندی اور یہی فرقہ بندی ہے جس نے امت مسلمہ کو گروہوں میں تقسیم کر دیا اور ان کا اتحاد پارہ پارہ کر دیا۔ اسی فرقہ بندی کو ہر مسلمان فرقہ بندی سمجھتا ہے اور قابل مذمت قرار دیتا ہے۔ آپ اپنی کتاب "فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے" میں فرقہ بندی کا تذکرہ یوں کرتے ہیں صفحہ ۴۳ فرقہ پرستی کی دلدلوں میں بھٹکنے والے ناعاقبت اندیش مسلمان کے لئے زوال بغداد کی تاریخ عبرتناک منظر پیش کر رہی ہے۔ اسی صفحہ پر ہے:۔ وزیر اعظم کی سیاست شیعہ مسلک کے گرد گھومتی تھی جبکہ خلیفہ کا بیٹا ابوبکر سنی عقائد کا نقیب تھا۔ دونوں فرقے باہم دست و گریباں تھے۔ صفحہ ۴۴ پھر جو تباہی ہوگی اس میں نہ کوئی بریلوی بچ سکے گا نہ دیوبندی نہ کوئی اہلحدیث اور نہ کوئی شیعہ مسلک اور سوچیں کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو بغیر سوچے سمجھے ایک دوسرے کو کافر، مشرک، بدعتی، گستاخ رسول لعنتی اور جہنمی کہہ رہے ہیں صفحہ ۱۱ آگے بریلویت، دیوبندیت، اہلحدیثیت، شیعت ایسے تمام عنوانات سے وحشت ہونے لگتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ بھی اسی کو ہی فرقہ بندی قرار دیتے ہیں اور حنفیت، شافعیت اور قادریت و چشتیت وغیرہ کو اپنے بھی فرقہ بندیت میں شمار نہیں کیا ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ انہیں قابل مذمت